بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ وطہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اسی غرض سے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 06 مئی 2016ء بمقام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس خطبہ میں فرمایا کہ میں گیارہ سال قبل یہاں آیا تھا، کئی بچے جوان ہو گئے، اور کئی بچے اب ماں باپ بن چکے ہوں گے۔ ظاہری طور بھی یہاں پر اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بہت فضل فرمایا ہے۔ اگر آپ کے گھروں کی آبادیاں بڑھی ہیں، مال بڑھے ہیں، جماعت کو ظاہری عمارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی ہے۔ تو یقیناً ان باتوں پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے، ہمیں اپنی سوچیں مومنانہ بنانی ہوں گی۔ یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ آپ کے باپ دادا کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی، ان کی کسی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا۔ ان فضلوں کو جاری رکھنے کیلئے ان نیکیوں میں بڑھنا اور اپنی حالتوں کو پہلے سے بہتر کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر ہمارے قدم رک گئے یا دینی باتوں میں عدم توجہی پیدا ہو گئی یا ہوتی رہی تو ہم اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرنے والے ہوں گے۔ اسی طرح جنہوں نے خود احمدیت قبول کی ہے وہ جائزے لیں کہ کیا ہم نے ایمان میں بڑھنے اور اپنے عملوں کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو لوگ ان ترقی یافتہ ملکوں میں ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دیکھیں کہ کہیں حالات نے انہیں دین سے دور تو نہیں کر دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش فرمائے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کے جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانے میں جبکہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ سچا تقویٰ اُٹھ گیا ہوا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں رہا ہے۔ دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے معبوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے ہماری کوشش ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔ فرماتے ہیں لوگوں سے معاملات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ احسان کا سلوک کرو لیکن بہت سے ایسے ہیں جو دوسروں کا حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں، جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتے۔ پس ہر کوئی خود ان باتوں میں اپنا جائزہ لے سکتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہدایت اور مجاہدہ تقویٰ پر منحصر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے مگر شرط دل کو پاک کرنا ہے، کسی قسم کے شرک کا پہلو اور کسی قسم کی بدعت کا خیال دل میں پیدا نہ ہو، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار اور فسق وفجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں اور بعض چھوٹے چھوٹے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ وطہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اسی غرض سے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کی منشاء ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے اخلاق کے بہتر ہونے نیکیوں پر قائم ہونے اور برائیوں کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ ناخلف بیٹا باپ کی بدنامی کا موجب ہو جاتا ہے اسی طرح پر جب کوئی شخص سلسلے میں شامل ہوتا ہے اور سلسلے کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو، بہت دعائیں کرو، فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کیلئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریاں دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بار بار ہماری تعلیم پڑھو اور قرآن کریم کو پڑھو اور اس کے موافق عمل کرو۔ تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو۔ فرمایا کہ ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے اور پھر لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے۔ اور پھر مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی خدمت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر اپنے عہدوں اور امانتوں کی تمام شاخوں کی حفاظت کرنے سے ایمان کا درخت اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیض پاتا ہے۔ پس ہمیں عاجزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کی سچائی کو آفتاب سے بھی روشن کر کے دکھائے گا اللہ کرے ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے والے اور اپنے اعمال کی اصلاح کر کے دنیا کو سچائی کا راستہ دکھانے والے ہوں۔ آمین

نوٹ: اس ویک اینڈ پر جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مجلس شوریٰ کے بابرکت انعقاد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ جرمنی